اس صورتحال کے بارے میں

شریعت کے احکامات

وما كان لمؤمن ولا مؤمنة إذا قضى الله ورسوله أمراً أن يكون لهم الخيرة من أمرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا) الأحزاب

امت کی موجودہ صورتحال کے لحاظ سے شریعت کے اہم احکام

1. مسلم ممالک آج بالواسطہ یابلاواسطہ کفار کے قبضے میں ہیں اوران کو آزاد کرانے کے لئے جہاد بالاجماع تمام مسلمانوں پر فرضِ عین ہے۔
2. مسلمان ممالک کی حکومتیں اللہ سبحان تعالی کی شریعت کی نافرمانی، کفار کی موالات،اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے ساتھ خیانت کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
3. مسلمانوں کا حکمران اگر کافر یامرتد ہو جائے تواس کے خلاف خروج بالاجماع تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔
4. اگر کوئی مسلمان، مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھ دوستی یاتعاون کرے تواسلامی شریعت کے مطابق بالاقرار اس کا کفراور ردت ثابت ہے اوراس کے خلاف قتال مسلمانوں پر واجب ہے۔
5. اگر کوئی مسلمان کے ایمان، جان، مال یاعزت پر حملہ کرے تواس کے خلاف قتال شریعت کے مطابق فرض ہے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔

جہاد کی اقسام

- اقدامی جہاد
- دفاعی جہاد

اقدامی جہاد

- خود جنگ کی ابتداء کرتے ہوئے کفار کے علاقے میں گھس کر ان پر حملہ کرنا۔
- فرضِ کفایہ
  - سرحدوں پر اہلِ ایمان کی اتنی تعداد ہر وقت موجود رہے جو سرزمین اسلام کے دفاع اور اللہ کے دشمنوں پر دہشت بٹھانے کے لئے کافی ہو۔
  - سال میں کم از کم ایک دفعہ مسلمان فوج کو کفار کے ساتھ لڑنے کے لئے ضرور بھیجا جائے۔

دفاعی جہاد

- کفار کو مسلمانوں کے علاقوں سے باہر نکالنے کے لئے جہاد۔
  - فرضِ عین:
    - جب کفار مسلمانوں کے کسی بھی علاقے میں گھس آئیں۔
    - جب کفر واسلام کے لشکروں کا آمنا سامنا ہو اور دونوں طرف کی صفیں ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں۔
    - جب امام کچھ افراد یا کسی قوم سے جہاد کے لئے نکلنے کا مطالبہ کرے، تو ان سب فرض ہو جاتا ہے کہ نکلیں۔
    - جب کفار کچھ مسلمانوں کو قید کر لیں۔

جب کفار مسلمانوں کے کسی علاقے میں گھس آئیں

سلف وخلف، چاروں فقہی مذاہب کے علماء، محدثین اور مفسرین تاریخ اسلامی کے تمام ادوار میں اس بات پر غیر مشروط طور پر متفق رہے ہیں کہ اگر کفار مسلمانوں کے کسی بھی علاقے میں آئیں تو وہاں بسنے والوں اور ان کے قرب وجوار میں رہنے والوں پر جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اولاد والدین کی، بیوی شوہر کی اور مقروض قرض خواہ کی اجازت کے بغیر نکلیں گے۔ اگر یہ لوگ ناکافی ثابت ہوں، کوتاہی کریں، یا سستی سے کام لیں یا بلا عذر بیٹھے رہیں تو یہ فرضیتِ عین دائرے کی شکل میں اگلے علاقوں تک پھیلتی جائے گی۔ الاقرب فالاقرب یہ دائرہ بتدریج یہ دائرہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

مذاہب اربعہ کی آراء

حنفیہ کی رائے

- ابنِ عابدین فرماتے ہیں:
- «اگر دشمن کسی بھی اسلامی سرحد پر حملہ آور ہو جائے تو وہاں بسنے والوں پر جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ان کے قرب وجوار میں بسنے والوں پر بھی جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ البتہ جو لوگ ان سے پیچھے دشمن سے فاصلے پر بستے ہوں، تو جب تک ان کی ضرورت نہ پڑے تو ان پر جہاد فرضِ کفایہ ہی رہتا ہے۔ لیکن اگر کسی بھی وجہ سے ان کی ضرورت پڑ جائے، مثلاً جس علاقے پر حملہ ہوا ہو اس کے قرب وجوار میں رہنے والے دشمن کی ممزاحمت کرنے میں بے بس ہو جائیں یا سستی کی وجہ سے جہاد نہ کریں تو ایسی حالت میں ان کے ارد گرد بسنے والوں پر بھی جہاد نماز اور روزے کی طرح فرض ہو جاتا ہے اور اسے ترک کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ پھر فرضیت کا یہ دائرہ اس کے بعد اور پھر اس کے بعد والوں تک حسبِ ضرورت پھیلتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسی تدریج سے بڑھتے ہوئے ایک وقت مشرق و مغرب میں بسنے والے ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔»

حاشیۃ ابن عابدین: ۲۳۸/۳

مذاہب اربعہ کی آراء

- مالکیہ کی رائے:
  - «حاشیۃ الدسوقی» میں درج ہے کہ:

«دشمن کے اچانک حملے کی صورت میں جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے، دسوقی فرماتے ہیں: دشمن کے اچانک حملے کی صورت میں دفاع کرنا ہر ایک کی ذمہ داری بن جاتی ہے، خواہ کوئی عورت، غلام یا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور چاہے شوہر، آقا یا قرض خواہ انھیں منع کریں، یہ پھر بھی نکلیں گے۔»

حاشية الدسوقى : ١٧٤/٢

- شافعیہ کی رائے:
  - الرملی «نہایۃ المحتاج» میں لکھتے ہیں:

«اگر کفار ہمارے علاقے میں گھس آئیں اور ہمارے اور کفار کے درمیان قصر کی مسافت رہ جائے تو اس مسافت کے اندر بسنے والے سب مسلمانوں کے لئے دفاع کرنا لازم ہوگا، حتی کہ وہ لوگ جن پر عام حالات میں جہاد فرض نہیں ہوتا، یعنی فقیر، کم عمر بچہ، غلام، مقروض اور عورت، اب ان پر بھی لازم ہوگا کہ وہ دفاع کریں۔»

نهاية المحتاج:٥٨/٨

مذاہب اربعہ کی آراء

- حنابلہ کی رائے
- ابن قدامہ المغنی میں لکھتے ہیں:
  - تین صورتوں میں جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے:

1. جب کفر و اسلام کے لشکروں کا آمنا سامنا ہو اور دونوں کی صفیں ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں۔
2. جب کفار کسی علاقے پر حملہ آور ہوں تو اس کے باسیوں پر فرضِ عین ہو جاتا ہے کہ وہ ان کے خلاف قتال کریں اور انھیں باہر نکالیں۔
3. جب امام کسی فرد یا افراد کو جہاد کے لئے پکارے تو ان پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ نکل کھڑے ہوں۔

المغنی: ۳۴۵/۸

شرعی دلائل

- ﴿انْفِروا خِفَافاً وثِقَالاً وجاهِدوا بِأَموالِكُم وأَنْفُسِكُم فِي سَبِيلِ اللهِ ذَلِكُم خَيرلَكُم إِن كُنْتُم تَعلَمون﴾ التوبة: ٤١
- ﴿إلا تنفروا يعذبكم عذاباً أليما ويستبدل قوماً غيركم ثم لا تضروه شيئاً﴾ التوبة: ٣٩
- ﴿وإن استنصروكم في الدين فعليكم النصر﴾ الأنفال: ٧٢
- ﴿وقاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة واعلموا أن الله مع المتقين﴾ التوبة: ٣٦
- ﴿وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله﴾ الانفال: ٣٩

شرعی دلائل

- وإذا استنفرتم فانفروا) رواہ البخاری
- من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید۔ احمد، ابوداود، ترمذی۔

امت کی موجودہ صورتحال کے لحاظ سے شریعت کے اہم احکام

1. مسلم ممالک آج بالواسطہ یا بلاواسطہ کفار کے قبضے میں ہیں اور ان کو آزاد کرانے کے لئے جہاد بالاجماع تمام مسلمانوں پر فرضِ عین ہے۔
2. مسلمان ممالک کی حکومتیں اللہ سبحان تعالی کی شریعت کی نافرمانی، کفار کی موالات، اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے ساتھ خیانت کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
3. مسلمانوں کا حکمران اگر کافر یا مرتد ہو جائے تو اس کے خلاف خروج بالاجماع تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔
4. اگر کوئی مسلمان، مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھ دوستی یا تعاون کرے تو اسلامی شریعت کے مطابق بالاقرار اس کا کفر اور ردت ثابت ہے اور اس کے خلاف قتال مسلمانوں پر واجب ہے۔
5. اگر کوئی مسلمان کے ایمان، جان، مال یا عزت پر حملہ کرے تو اس کے خلاف قتال شریعت کے مطابق فرض ہے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔

۲۔ مسلمان ممالک کی حکومتیں شریعت میں تبدیلی، اللہ کے حکم کی خلاف ورزی اور کفار کے ساتھ تعاون کی وجہ سے مرتد ہو چکی ہیں۔

- وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ۔ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْماً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ۔ المآئدة۔ ۴۹،۵۰
- جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ترک کر کے کسی اور شریعت پہ فیصلہ کرے تو ایسا شخص بالاجماع المسلمین کافر ہے۔ ابنِ کثیر
- الیاسق: انجیل، تورات اور قرآن کے قوانین کے ساتھ اپنی خواہشات کے مطابق چیزیں ملا کر بنایا گیا۔
- مسلمان ممالک کی پارلیمنٹ اور قانون ساز ادارے بھی برطانیہ اور فرانس کے قانون کی بنیاد پر آئین بناتے ہیں اور اس میں کچھ شرعی احکام کو ملا دیتے ہیں اور اوپر لکھ دیا جاتا ہے کہ «قانون سازی کی اساس شریعت اسلامی ہو گی۔»

حکم بغیر ما انزل اللہ

- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيداً۔ النساء۔ ٦٠
- جو کوئی اللہ کے نازل کردہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء پر ایمان کا دعوی کرے اور چاہے کہ جھگڑوں کے فیصلے اللہ کی کتاب یا سنت کے علاوہ کسی اور سے کرائے تو بے شک اس نے اللہ کا انکار کیا۔
  ابن کثیر رحمہ اللہ۔
- فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً۔ النساء۔ ٦٥
- یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جو کوئی اللہ یا رسول صلی اللہ علیہ کے کسی حکم کو رد کرے تو وہ ملت اسلام سے خارج ہے۔ امام ابو بکر جصاص۔ احکام القرآن

حکم بغیر ما انزل اللہ

- إنما كان قول المؤمنين إذا دعوا إلى الله و رسوله ليحكم بينهم أن يقولوا سمعنا و أطعنا و أولئك هم المفلحون۔ النور۔ ٥١
- اللہ سبحانہ تعالی نے اس آیت میں واضح کر دیا کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت سے منہ موڑے تو بے شک وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے۔ امام ابن تیمیہ۔
- اسی طرح شیخ الاسلام تمام علماء کا متفقہ فتوی نقل کرتے ہیں کہ : جب کوئی انسان حرام کو حلال قرار دے یا حلال کو حرام قرار دے یا شریعت میں تبدیلی کرے تو تمام فقھاء متفق ہیں کہ ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔ الفتاوی ج ۳ ص ۲٦۸۔

حکم بغیر ما انزل اللہ

- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً۔ النساء۔ ۵۹
- امام ابن القیم فرماتے ہیں کہ یہ آیت قاطع دلیل ہے کہ لوگوں کے تمام تنازعات کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانا واجب ہے اور جو کوئی اس کو کسی اور کی طرف لوٹائے تو گویا اس نے اللہ کے حکم کے خلاف کیا اور جاہلیت کا دعویٰ کیا اور کوئی بندہ اس وقت تک ایمان میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک تمام جھگڑوں کو اللہ اور رسول کی طرف نہ لوٹائے۔

حکم بغیر ما انزل اللہ

- يقول القاضي أبو يعلي في أصول الدين ص ٢٧١ : ﴿ومن اعتقد تحليل ما حرم الله بالنص الصريح، أو من رسوله أو أجمع المسلمون على تحريمه، فهو كافر، كمن أباح شرب الخمر ومنع الصلاة والصيام والزكاة. وكذلك من اعتقد تحريم شئ حلله الله أباحه بالنص الصريح أو أباحه الله عز وجل. والوجه فيه أن في ذلك تكذيب لله تعالى ولرسوله في خبره، وتكذيب للمسلمين في خبرهم. ومن فعل ذلك كفر بإجماع المسلمين﴾.
- وَإِن نَّكَثُوٓاْ أَيۡمَٰنَهُم مِّنۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُواْ فِي دِينِكُمۡ فَقَٰتِلُوٓاْ أَئِمَّةَ ٱلۡكُفۡرِ إِنَّهُمۡ لَآ أَيۡمَٰنَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنتَهُونَ۔ التوبة۔ ۱۲
- امام قرطبی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت سے بعض علماء استدلال کرتے ہیں کہ دین میں طعن کرنے والے کافر کا قتل واجب ہے، یا جو دین کی کسی قطعی نص کو دین کا حصہ نہ سمجھے۔

حکم بغیر ما انزل اللہ

- شیخ محمود االآلوسی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں جو قانون کو مستحسن نظر سے دیکھے، اسے شریعت پر فضیلت دے اور کہے کہ یہ حکمت کے زیادہ موافق اور امت کی بہتری کے لئے ہے، اور جب اسے کسی معاملے میں شریعت کا حکم بتایا جائے تو غضب کا اظہار کرے جیسا کہ ہم نے بعض بد بختوں کو دیکھا ہے جن کو اللہ نے ذلیل کیا اور اندھا اور بہرہ کر دیا۔ پس ایسے شخص کی تکفیر میں ذرا بھی توقف نہیں کرنا چاہئے جو خلافِ شریعت چیزوں کو مستحسن سمجھے اور اسے شریعت پر مقدم رکھے۔ روح المعانی ۔جلد ۲۰، ص ۲۸

حکم بغیر ما انزل اللہ

- اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُواْ إِلاَّ لِيَعْبُدُواْ إِلَـهاً وَاحِداً لاَّ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ التوبۃ ۔٣١
- شیخ محمد امین الشنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ کے نازل کردہ حکم سے اعراض کرتے ہوئے اور اللہ کے احکام کا ابطال کرتے ہوئے اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ اپنے کفر، ظلم اور فسق کے باعث ملت سے خارج ہے۔ اضواء البیان ج ٢، ص ١٠٤۔
- وہ حضرت عدی بن حاتم کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ تمہارے لئے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور حلال چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور تم ان کی اتباع کرتے ہو؟ عدی بن حاتم نے کہا: بے شک، فرمایا یہی ان کی عبادت ہے۔»

حکم بغیر ماانزل اللہ

شیخ فرماتے ہیں: یہ نبوی تفسیر ہے کہ جو کوئی اللہ کی شریعت کے مخالف مشرع کی اتباع کرے تو اس نے اس کی عبادت کی اور اس کو رب بنایا اور اللہ کے ساتھ شرک اور کفر کیا۔ یہ صحیح تفسیر ہے جس کی صحت میں کوئی شک نہیں۔ پس میرے بھائیو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کے حکم میں کسی کو شریک کرنا اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا دونوں ایک ہی معنیٰ رکھتا ہے اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پس جو کوئی اللہ کے نظام کے علاوہ کسی اور نظام کی، اس کی شریعت کے علاوہ کسی اور شریعت کی یا اللہ کی شریعت کے خلاف کسی قانون کی اتباع کرے تو گویا اس نے اللہ کے نازل کردہ نور جو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نازل ہوا اس پر اعراض کیا اور اس میں اور کسی بت کے سامنے سجدہ کرنے والے میں کوئی فرق نہیں۔ اضواء البیان۔

حکم بغیر ماانزل اللہ

- اسی تفسیر میں شیخ مزید فرماتے ہیں:
- یہ نصوص جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کی شریعت کی مخالفت میں شیطان کے اولیاء کے وضع کردہ قانون کی اتباع کرتے ہیں ان کے کفر میں کوئی شک نہیں الا یہ کہ اللہ نے کسی کی بصیرت پر پردہ ڈال دیا ہو۔

اور یہ کہ خالقِ ارض و سماء کی شریعت کے مخالف نظام وضع کرنا اس کے ساتھ کفر ہے ایسا نظام جس میں کہا گیا ہو کہ میراث کہ اندر مرد کو عورت سے دوگنا حصہ دینا انصاف نہیں ہے، اور تعدد ازواج یا طلاق عورتوں کے ساتھ ظلم ہے یا رجم اور ہاتھ کاٹنا وحشی افعال ہیں وغیرہ۔ اس قسم کے نظام کو لوگوں پر نافذ کرنا کفر ہے۔

اضواء البیان ج۴، ص۸۴

حكم بغير ما انزل الله

قال الشيخ أحمد شاكر رحمه الله في تعليقه وتحقيقه لمسند الإمام أحمد عند الحديث رقم ٧٧٤٧ : (ومن حكم بغير ما أنزل الله عامداً عارفاً فهو كافر. ومن رضي عن ذلك وأقره فهو كافر، سواء أحكم بما يسميه شريعة أهل الكتاب أم بما يسميه تشريعاً وضعياً. فكله كفر وخروج من الملة، أعاذنا الله من ذلك).

حكم بغير ما انزل الله

- ما علمت لكم من إله غيري. القصص.
- فقال أنا ربكم الأعلى. النازعات.
- فاستخف قومه فأطاعوه إنهم كانوا قوما فاسقين. الزخرف.

حكم بغير ما انزل الله

كيف لا وهم فى مراسيمهم وبرلماناتهم يحلون الخمور، تصنيعا وبيعا وترخيصا، ويقبضون عليها الرسوم والمكوس، وكذلك دور الزنا وبنوك الربا، ويساوون فى حق التصويت على التشريع، بين المؤمن والكافر، وبين البر والفاجر، وبين الرجل والمرأة، وبين العالم والجاهل... ويعقدون الأحلاف المحرمة، ويبرمون المعاهدات الباطلة، ويمنعون مساجد الله أن يذكر فيها اسمه، ويسعون فى خرابها، ويحرمون فى مقابل ذلك مما أحلوا. الأمر بالمعروف، والنهى عن المنكر، والجهاد، والجزية، والاحتساب، وأنواعا من البيع الحلال... ناهيك عن القوانين التى تبيح المكوس الظالمة، وتقنن لقتل وسجن وتشريد الناس ظلما وعدوانا... إلى آخر ما شرعوا وقننوا وأحلوا وحرموا، قاتلهم الله أنا يؤفكون.

حکم بغیر ما انزل اللہ

- وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّهِ فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔ الانفال۔۳۹
- إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ۔ أَلَا لِلّٰهِ الدِّينُ الْخَالِصُ۔ الزمر
- قال ابن كثير في قوله تعالى: [وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله] الأنفال۔۳۹. عن ابن عباس: [يعني لا يكون شرك]، وعن عروة وغيره من علمائنا [حتى لا تكون فتنة]: [حتى لا يفتن مسلم عن دينه]، [وعن محمد بن اسحق: ويكون التوحيد خالصا لله ليس فيه شرك. ويخلع ما دونه من الأنداد].
- وقال الإمام ابن تيمية: ﴿**فإذا كان بعض الدين لله وبعضه لغير الله وجب القتال حتى يكون الدين كله لله**۔

الولاء و البراء

- انسانوں کی تقسیم : اہلِ ایمان، اہلِ کفر۔

- لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔
  المجادلة۔ ٢٢

الولاء و البراء

- مومن، مومن کا ولی ہوتا ہے اور کافر و منافق ایک دوسرے کے ولی ہوتے ہیں۔
- وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ ۔ التوبة۔ ۷۱
- الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ ۔ التوبة۔ ٦٧
- وَالَّذينَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ ۔ الانفال۔ ۷۳
- وإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ۔ الجاثية۔ ١٩

الولاء و البراء

- النهى عن ولاية الكافرين:
- لاَّ يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُوْنِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّهِ فِي شَيْءٍ إِلاَّ أَن تَتَّقُواْ مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللّهِ الْمَصِيرُ۔ ال عمران۔ ٢٨
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً مُّبِيناً۔ النساء۔ ١٤٤
- ولاية المؤمن للمؤمن هى ولاية لله و رسوله وهى نصر وغلبة:
- إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ۔ وَمَن يَتَوَلَّ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ فَإِنَّ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ۔ المآئده۔ ٥٥

الولاء و البراء

- ولاية المسلم للكافرين تجعله منهم وتحبط عمله وتفضي به إلى الردة:
- مسلمان کی کفار کے ساتھ ولایت اسے ان میں سے کر دیتی ہے،اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ مرتد ہو جاتا ہے۔
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔ المائدہ۔ ۵۱
- وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُواْ أَهَـؤُلاء الَّذِينَ أَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُواْ خَاسِرِينَ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ المائدۃ۔ ۵۴،۵۳
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً مُّبِيناً۔ النساء۔ ۱۴۴

الولاء و البراء

- النهي عن اتخاذ الأقرباء والقوم والعشيرة أولياء إن كانوا كافرين:
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ آبَاءكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاء إَنِ اسْتَحَبُّواْ الْكُفْرَ عَلَى الإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔ التوبة۔ ٢٣، ٢٤
- لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءهُمْ أَوْ أَبْنَاءهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ المجادلة۔ ٢٢

الولاء و البراء

- **النهي عن اتخاذ الكفرة بطانة وأعوانا وقد بدت البغضاء من أفواههم:**
- ال عمران: ١١٨
- **النهي عن ولاية من قاتلنا وأخرجنا من ديارنا:**
- إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ. الممتحنة.٩
- **النهي عن ولاية من اتخذ ديننا هزوا ولعبا:**
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ. المائده .٥٧

الولاء و البراء

- ملتِ ابراهیم بهترین نمونه:
- قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَاء مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاء أَبَداً حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. الممتحنة-۴

الولاء و البراء

- القتال معهم وتحت رايتهم وفي خدمة مصالحهم، وهذه أعظم أشكال الولاية، وهو كفر مخرج من ملة الإسلام:
- الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً. النساء-٧٦
- أَلَمْ تَر إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَداً أَبَداً وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ. الحشر-١١

الولاء و البراء

- قال الطبري في تفسيره ج ١ ص ٢٧٧ : (من تولى اليهود والنصارى من دون المؤمنين فإنه منهم، **أي من أهل دينهم وملتهم** ، فإنه لا يتولى متول أحد إلا وهو به وبدينه وما هو عليه راض وإذا رضيه ورضي دينه فقد عادى ما خالفه وسخط **وصار حكمه حكمه**).
- وقال ابن جرير في تفسير {من اتخذ الكفار أعوانا وأنصارا وظهورا يواليهم على دينهم ويظاهرهم على . المسلمين فليس من الله في شيء أي قد برء الله منه بارتداده عن دنه ودخوله في الكفر).ج ٣ ص ٢٢٨
- وقال ابن القيم في كتابه أحكام أهل الذمة ج ١ص ٦٧ :(إن الله حكم ولا أحسن من حكمه أنه من تولى اليهود والنصارى فهو منهم{ومن يتولهم منكم فإنه منهم } **فإذا كان أولياؤهم منهم بنص القرآن كان لهم حكمهم).**

الولاء و البراء

- سبحان الله كأنما تحكى هذه الآية وتفسيرها حالة حكام بلاد المسلمين الذين يعاونونها كمشرف وحكومته الباكستانية في موالاتهم لأمريكا لأنهم يظنون أنها ستنتصر على المسلمين فيكون لهم عندهم مكانة. و اعتذارهم عن ذلك بخوف الدائرة والمصيبة منها، والرغبة في طلب العز منها، وما سيندمون عليه من افتضاح أمرهم وخسارتهم وعقوبتهم على أيدي المؤمنين لما يأتي نصر الله

امت کی موجودہ صورتحال کے لحاظ سے شریعت کے اہم احکام

1. مسلم ممالک آج بالواسطہ یابلاواسطہ کفار کے قبضے میں ہیں اوران کو آزاد کرانے کے لئے جہاد بالاجماع تمام مسلمانوں پر فرضِ عین ہے۔
2. مسلمان ممالک کی حکومتیں اللہ سبحان تعالی کی شریعت کی نافرمانی، کفار کی موالات، اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے ساتھ خیانت کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
3. مسلمانوں کا حکمران اگرکافر یامرتد ہوجائے تواس کے خلاف خروج بالاجماع تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔
4. اگرکوئی مسلمان، مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھ دوستی یاتعاون کرے تواسلامی شریعت کے مطابق بالاقرار اس کا کفراور ردت ثابت ہے اوراس کے خلاف قتال مسلمانوں پر واجب ہے۔
5. اگرکوئی مسلمان کے ایمان، جان، مال یاعزت پر حملہ کرے تواس کے خلاف قتال شریعت کے مطابق فرض ہے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔